

تعارف:-

ہمارے ملک میں سماجی بہبود کا تصور نیا نہیں ہے۔ معاشرے کے غریب، پسمندہ افراد کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرمیوں میں حصہ لینے کا جذبہ زمانہ قدیم سے ملتا ہے۔ معاشرے کے پسے ہوئے اور نادار لوگوں کی مدد کرنا سب کا ایک لازمی فریضہ ہے اور اسے خدا کی مخلوق کی خدمت کے ذریعے نجات کا ذریعہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

آزادی کے بعد پاکستان میں سماجی کاموں نے نئی جہتیں اختیار کی ہیں۔ فلاجی سرگرمیوں کے ذریعے آئین میں موجود ہیں۔ یہ قومی آئین کی بنیاد پر ہے کہ حکومت نے سماجی بہبود کا محکمہ قائم کیا اس محکمے نے معاشرے کے کمزور طبقات خصوصاً جسمانی اور سماجی طور پر معذور، خواتین اور بچوں، دیکھی اور شہری علاقوں میں کمیونٹی کے کمزور طبقات کی ترقی اور بحالی کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ سو شل و یلفنیر اینڈ بیت المال کا محکمہ 1964ء میں پنجاب میں قائم کیا گیا تھا۔ خدمات کا مقصد معاشرے کے پسمندہ اور مظلوم افراد کی یا طبقے کی بحالی کے لیے مختلف ذرائع فراہم کرنا ہے ان خدمات میں ادارہ جاتی تکمیلہ داشت و مہارت کی تربیت شامل ہے تاکہ وہ خود کفیل افراد بن سکیں۔

یہ خدمات مختلف عمر اور گروپوں کے مرد، خواتین، بچوں کی محرومی کو پورا کرتی ہیں۔ ان خدمات کا اعلیٰ مقصد لوگوں کو ان کے حالات سمجھنے کے قابل بنا اور اپنے لیئے کمانے کے قابل بنا اور اپنے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ سو شل و یلفنیر کے زیر سایہ بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں جو مختلف افراد کی مختلف ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں ان اداروں کے قیام کا بنیادی مقصد بدست، غربت زدہ خاندانوں کو بچانا ہے اور انہیں غیر اخلاقی سرگرمیوں سے اور بھیک مانگنے سے بچانا ہے۔ جن میں درج ذیل ہیں۔

دارالفلاح:-

دارالفلاح ایک ایسا ادارہ ہے جو محکمہ کی طرف سے بیوہ اور مطلقہ خواتین کی بہبود کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ محکمہ نے سب سے پہلے 1966ء میں سیالکوٹ میں دارالفلاح قائم کیا اس کے کامیاب فیڈ بیک کے بعد 1973-74 میں مزید 5 دارالفلاح قائم کیے گئے۔ آج پنجاب کے ہیڈ کوارٹر (لاہور، سرگودھا، راولپنڈی، سیالکوٹ، ملتان اور بہاولپور) میں 6 دارالفلاح قائم ہیں۔ ہر ادارے میں 30 کمیں اپنے بچوں کے ساتھ رہائش اختیار کر سکتے ہیں۔

دارالفلاح ایسی عورتوں کو پناہ دیتا ہے جو طلاق یافتہ ہوں یا پھر خاص طور پر ایسی بیوہ خواتین جن کے پاس رہنے کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور ان کے ساتھ بچے بھی ہوں۔ ادارہ جاتی دیکھ بھال، تربیت، تعلیم کے ذریعے ایسی خواتین کی معاشرے میں بحالی کو یقینی بنانے کے لیے یہ ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ ان خواتین کو ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات کو پورا کر سکیں علاوہ ازیں ان کو مختلف مہارت کی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ وہ خود کفیل ہو سکیں۔ دی جانے والی سہولیات میں درج ذیل شامل ہیں مثلاً مفت رہائش، کھانا، کپڑے، میڈیکل اور ماہانہ وظیفہ 3000 سے 3500 دیا جاتا ہے بچوں کے بغیر خواتین کو داخلہ نہیں دیا جاتا اُن کو دارالامان میں ریفر کیا جاتا ہے۔

دارلامان:-

سب سے پہلے سو شل ویلفیر ڈیپارٹمنٹ نے تشد کا شکار خواتین کو پناہ دینے کے لیے 8 ڈوبیشن ہیڈ کوارٹرز میں دارلامان قائم کیے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خواتین کے حقوق کے حوالے سے معاشرے میں بیداری کا اضافہ ہوا تو نتیجتاً ہر ضلع میں شیلر ہوم کی ضرورت پیش آئی۔ ملکہ نے دارلامان کا جال پنجاب کے تمام 36 ضلع میں پھیلا دیا۔ ان اداروں میں بیک وقت 20 سے 50 رہائشی رہ سکتے ہیں۔

گھر بیو تو شد، جسمانی، نفسیاتی استھصال، عصمت دری کے کیسر، ونی اور سوراہ کیسز، جبڑی شادی، جذباتی اور معاشی استھصال وغیرہ سمیت تشد کا شکار خواتین کو ان شیلر ہومز میں داخل کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ بچے ہوں تو ان کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔ ادارہ تمام رہائشوں کو تحفظ اور ادارہ جاتی گنگہداشت جیسے مفت بورڈنگ اور رہائش کی سہولیات بشمول زندگی کی تمام ضروریات، مفت طبی و قانونی امداد، نفسیاتی مدد جیسے کاؤنسلنگ سیشن مذہبی، تفریحی اور پیشہ وار اناہ تربیت، رہائشی بچوں کے لیے بنیادی تعلیم، بالغوں کی تعلیم اور فنون کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

کاشانہ:-

ملکہ نے سب سے پہلے 1973ء میں لاہور میں کاشانہ (بے سہارا اور نادر لڑکیوں کے لیے فلاہی گھر) اور اس کے بعد راولپنڈی اور سر گودھا میں مزید دو کاشانہ قائم کیے گئے۔ کاشانہ غریب لڑکیوں کو تعلیم، تربیت اور بحالتی کے لیے کوشش ہے۔ ادارہ لڑکیوں کی کردار سازی پر بھی زور دیتا ہے۔ ادارے کا مقصد نہ صرف بے سہارا لڑکیوں کو پناہ دینا ہے بلکہ ان کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد باعزت روزگار تلاش کرنے کی سہولت فراہم کرنا ہے اور ان کی شادیوں کے انتظامات بھی کرنا ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان لڑکیوں کو فنی اور تکنیکی تعلیم کے کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔ 10-06 سال کی لڑکیاں اس ادارے میں داخل ہونے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

درخواست فارم جس کی تصدیق چیزیں، مقامی زکوٰۃ کمیٹی یا مقامی کونسلریا کسی گزینہ ڈیفیسر کے ذریعے کی گئی ہو۔ قومی شناختی کارڈ کے ساتھ قبول کی جاتی ہے۔

بچوں کو سکول آنے جانے کے لیے ایک عدد بس سروس دی گئی ہے صحت کی سہولیات بھی دی گئی ہیں اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر بھی زور دیا جاتا ہے۔

دارالسکون:-

یہ ادارہ لاہور میں 1989ء کے دوران ڈھنی طور پر بیمار مریضوں (مرد اور خواتین دونوں) کو قابل اور سازگار صحت یابی فراہم کرنے کے لیئے قائم کیا گیا تھا جو داماغی ہسپتاں والوں سے فارغ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک اپنے اہل خانہ کے ساتھ معمول کے مطابق رہنے کے لیئے تیار نہیں ہیں۔ اس میں 30 لوگوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔

ادارہ مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کرتا ہے۔ جس میں تمام بنیادی ضروریات سمیت ادارہ جاتی نگہداشت کی فراہمی طبی اور نفسیاتی مدد، تفریحی سہولیات وغیرہ شامل ہیں۔

صحت یاب دماغی مریضوں کے لیئے پیشہ وارانہ سماجی نگہداشت کی فراہمی اور معاشرے میں مکمل صحت یابی اور معاشرے میں عام شہری کی طرح بجالی کے ساتھ ساتھ ان کے لیئے ملازمت اخود روزگار کے ذریعہ پیشہ وارانہ فرائض ادا یا گلی کی فراہمی اور ان کے خاندانوں کے ساتھ دوبارہ ملاپ کا انتظام کرنا ادارے کی خدمات میں شامل ہیں۔

ماڈل چلڈرلن ہومز:-

پورے پنجاب میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیئے علیحدہ علیحدہ 12 ماڈل چلڈرلن ہومز قائم ہیں جو کہ لاہور، گجرانوالہ، سیالکوٹ، ناروال، قصل آباد، ڈی جی خان، بہاولپور، سرگودھا، راولپنڈی میں قائم ہیں۔

6 سے 10 سال کی عمر کے بچے اور بچیوں کو داخل کیا جاتا ہے۔ لڑکے 18 سال کی عمر تک رہ سکتے ہیں جبکہ لڑکیاں اپنی شادی یا برسر روزگار ہونے تک یہاں قیام کر سکتی ہیں۔ یہاں پر زیادہ تر وہ بچے داخل کیے جاتے ہیں جن کے والدین کے درمیان علیحدگی ہو چکی ہوا ور کوئی بھی ان بچوں کی ذمہ داری اٹھانے والا نہ ہوا وہ بچے جو پیتم ہو چکے ہیں یا ان کے والدین ان کا مالی طور پر خرچ نہ اٹھا سکتے

ہوں۔ یہاں بچوں کو ہوٹل ابورڈنگ کی سہولت میسر ہوتی ہے۔ ان کے کھانے پینے اور باقی ضروریات زندگی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بچوں کو سکول آنے جانے کے لیئے بس کی سہولت دی گئی ہے۔ اور پاس کے مشہور سرکاری سکول میں داخلہ کروایا جاتا ہے۔ بچے میٹرک تک اپنی تعلیم مکمل کرتے ہیں اور اگر وہ اچھے نمبر حاصل کرتے ہیں اور اپنی تعلیم جاری رکھنے کے خواہش مند ہیں تو ان کے لیئے بیت المال کے ساتھ ساتھ ادارے کی ایڈوائزری کمیٹی اور علاقے کے مخیر حضرات کے ذریعے سکالر شپ کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ وہ مزید تعلیم جاری رکھ سکیں۔ بچوں کی مذہبی تعلیم کی ضرورت کو بھی پورا کیا جاتا ہے۔

بچوں کو پیشہ وارانہ اور تکنیکی تربیت کے اداروں میں بھی بھیجا جاتا ہے جہاں وہ اپنی پسند کے مختلف ہنر اور دستکاری سیکھتے ہیں۔ تاکہ ان ہنر کو سیکھ کر اپنی آئندہ زندگی میں روزی کمانے کے قابل بن سکیں۔ وہ بچے جو باقاعدگی سے سکول جاتے ہیں اور پھر بھی تکنیکی اپیشہ وارانہ تربیت میں شامل ہونے کے خواہش مند ہیں ان کی حوصلہ افزائی اور سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

بچوں کی ڈھنی اور جسمانی نشوونما اور ان میں سپورٹس میں کے جذبے کو فروغ دینے کے لیئے ان چلڈرلن ہومز میں غیر نصابی سرگرمیاں خوش آئندہ ہیں۔ قومی اور مذہبی اہمیت کی حامل مختلف تقریبات منائی جاتی ہیں۔ ان بچوں کی تفریح کے لیئے ان ڈور گیمز کے ساتھ ساتھ آوٹ ڈور گیمز کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ مہینے میں ایک بار بچوں کو پنک کے لیئے یا کسی تفریحی پارک یا تاریخی جگہ پر بھی سیر کے لیے لے جایا جاتا ہے۔

نشیمن:-

ہوم فارسپیشل پرسنر نشیمن کا قیام 1989ء میں سو شل ویفیر کمپلکس ٹاؤن شپ لاہور میں کیا گیا تھا جس کا مقصد خصوصی افراد کی صلاحیتوں کو چکانے کے لیے پیشہ وار اندیکھ بھال، تربیت اور بحالی کی خدمات فراہم کرنا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کمانے والے ہاتھ بن سکیں۔ معقول اور باعزت زندگی گزار سکیں۔

اس وقت 3 نشیمن کام کر رہے ہیں جو لاہور، فیصل آباد اور بہاولپور میں قائم ہیں۔ اس وقت ادارے میں 100 رہائشوں کو ایڈ جسٹ کرنے کی گنجائش موجود ہے جن میں لاہور میں 50 بورڈنگ اور 50 ڈے اسکالرز شامل ہیں۔ بورڈنگ افراد کے لیے 1500 اور ڈے سکالرز کیلئے 1000 روپے وظیفہ مقرر ہے۔ فیصل آباد اور بہاولپور میں 20 افراد کے لیے ہوشل اور 80 افراد کے لیے ڈے اسکالرز کی سہولیات شامل ہیں۔

خصوصی افراد بیشمول جسمانی اور ذہنی طور پر معدود را اور پنجاب میں مقیم 18 سے 50 سال کی عمر کے گونگے اور بہرے افراد درخواست دینے کے اہل ہیں۔

ادارہ نشیمن اپنے رہائشوں کو درج ذیل سہولیات دیتا ہے۔ مفت قیام و طعام، طبی دیکھ بھال اور مختلف تربیتی جاتی ہے جیسے کہ گھر بیوآلات کی مرمت، کمپیوٹر سافت ویئر اور ہارڈ ویئر کو رسز اور ٹیبلنگ کو رسز شامل ہیں۔

محکمہ سو شل ویفیر کے زیر سایہ ادارہ نشیمن لاہور اور ہم مشعل راہ این جی اور کے اشراک سے پلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے طرز عمل پر ادارے کو اپ گریڈائز کیں و آرائش کیا جا رہا ہے۔

عافیت:-

محکمہ سماجی بہبود کا پہلا اولڈ ایچ ہوم 1975ء میں لاہور میں "عافیت" کے نام سے قائم ہوا بعد ازاں فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی، ناروال، ساہیوال، اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اضلاع میں مزید 6 اولڈ ایچ ہوم قائم کیئے گئے۔ یہ گھر معاشرے کے بوڑھے، کمزور افراد کو رہائش فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے۔ ہر ادارے میں 50 افراد کے رہائش کرنے کی گنجائش ہے۔

بزرگ شہری (مردا اور خواتین) ڈجن کی عمر میں 60 سال سے زیادہ ہیں داخلے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ان افراد کی صحت اچھی ہوئی چاہیے۔ اور ان میں کوئی سُنگین یا متعدد بیماری نہیں ہوئی چاہیے۔ ترجیح ایسے بوڑھے افراد کو دی جاتی ہے جو بے گھر ہیں اُن کا کوئی خاندان یا دیکھ بھال کرنے والا نہیں ہے اور ان کے پاس آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ بزرگ شہریوں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

مردا اور خواتین کے لیے الگ الگ رہائشی حصے بنائے گئے ہیں۔ یہ ادارہ رہائشوں کی تمام ضروریات زندگی بیشمول خوراک، کپڑا، رہائش، ادویات، تفریح وغیرہ کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

اولڈ ایچ ہوم میں رہائشی ان بوڑھے افراد کا میڈیکل چیک اپ با قاعدگی سے کیا جاتا ہے۔ اور NGOs کے تعاون سے فزیشن کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ ان افراد کے کپڑے دھونے، پریس کرنے اور دوسری خدمات کے لیے ایڈیٹینٹ موجود ہوتا ہے۔ ان کی تفریح کے لیے ایک عام کمرے میں ٹوپی وی، اخبار اور مختلف گیمز جیسے لذو، کیرم اور نگ گیم کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اگر کوئی رہائشی بیمار ہو تو ہسپتال لے جانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

چن:-

ادارہ چن جنوری 1976ء میں حکومت پنجاب کے تحت ملکہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی قائم ہوا۔ ادارہ میں slow learner کی دیکھ بھال اور علاج مہیا کیا جاتا ہے۔ سماجی بہبود کے زیر نگرانی ادارہ چن اپنی نویعت کا واحد ادارہ ہے۔ جس میں صوبہ بھر کے اپیشل بچوں کے لیے ہائل، بورڈنگ کی صورت میں 24 گھنٹے خدمات انجام دی جاتی ہے۔

ادارہ میں 50 بچوں کو رکھنے کی لگائش ہے جس میں 20 بچوں کو ہائل کی سہولت مہیا کی جا رہی ہے جبکہ 30 بچوں کے لیے ڈے سکونگ کی سہولت موجود ہے۔ ادارے میں (slow learner) اپیشل بچوں کا مفت داخلہ، رہائش، خواراک، ادوایات، تربیت، کپڑے، جوتے وغیرہ کی سہولت شامل ہیں۔

ادارے کی طرف سے تمام اپیشل بچوں کو ہم وقت ایک سایکالوجسٹ کی خدمات مہیا کی گئی ہیں۔ جونفسیاتی، تجربہ یا معاشرہ، تھراپی، رویہ تبدیلی اور والدین کے لیے راہنمائی کی خدمات سر انجام دیتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر تمام بچوں کو میڈیکل سہولت بھی دی جاتی ہے۔ ماہانہ سپیشلیست ڈاکٹر سے معاشرہ کا بندوبست بھی کیا جاتا ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ادارہ بچوں کی صلاحیت کے مطابق صحبت منداہ کھیلوں، مقابلوں اور ہفتہ وار آؤٹ ڈورسیروں تفریح کا اہتمام بھی کرتا ہے اور بچوں کو اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ذاتی کام خود کر سکیں۔

صنعت زار اقصیر بہبود امنی صنعت زار
سماجی بہبود کے ملکے کا ایک مقصد معاشرے کی نادار اور کم مراعات یافتہ خواتین کی فلاج و بہبود، تربیت اور بحالت بھی ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہومز (صنعت زار) قائم کیے گئے ہیں جن کا مقصد نہ صرف ٹریننگ دینا ہے بلکہ ان کو خود کفیل بھی بنانا ہے۔

DIH/ صنعت زاروں کی اسکیم 1979ء میں شروع کی گئی تھی۔ مختلف ہنر اور تجارتیں کی تربیت دینے کے علاوہ مختلف قابل فروخت اشیاء یا پروڈکٹس وہی تربیت یافتہ خواتین تیار کرتی ہیں جو بطور کارکن صنعت زار میں رجسٹرڈ ہیں۔ اس وقت پورے پنجاب میں ضلعی سطح پر 36 صنعت زار کے ساتھ ساتھ تخلیص سطح پر بھی منی صنعت زار خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اس اسکیم کے پیچھے بنیادی خیال یہ تھا کہ خواتین کو خاص طور پر مختلف مقامی مارکیٹ ایبل ٹریڈر ز میں ٹریننگ دے کر با اختیار بنایا جائے۔ اور تربیت یافتہ کارکنان کے لیے سینٹر اور آرڈرور ک کا انتظام کر کے ان کی آمدی کا ذریعہ بنایا جائے تاکہ وہ اپنا اور اپنے خاندانوں کے لیے خود کفیل بن سکیں۔ ان اداروں کا مقصد ضرورت مند خواتین کی صلاحیتوں کو بڑھانا اور انہیں سینٹر اور آرڈرور ک کام کے لیے اندرج کرنا ہے۔ سالانہ تقریباً 30877 خواتین ان اداروں سے ٹریننگ لے کر خود کو مختلف شعبہ جات میں منوار ہی ہیں۔

قصر بہبود کا ماذل بھی آرٹ اینڈ کرافٹ سنٹر کے طور پر پیش کیا گیا جہاں کم و بیش یہی تربیت فراہم کی جاتی ہے جو صنعت زاروں میں دی جاتی ہیں۔ اس کے مرکز لاہور، سیالکوٹ، فیصل آباد اور مظفر گڑھ میں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ سلامی مرکز بھی راولپنڈی میں قائم ہے اور منی صنعت زار تین تخلیصیوں مرید کے، جام پور، شاہ پور میں قائم کیے گئے ہیں۔ مقامی اور غیر ملکی منڈیوں کے لیے قابل فروخت مارکیٹ کے معیار کے قابل مصنوعات تیار کرنا اور اجرت پر سینٹر / آرڈرور ک کرنا اور سارا سال ان اداروں میں تیار ہونے والی مصنوعات کو نمائش کے ذریعے فروخت کرنا اور بڑے پیمانے پر آرڈرور ک حاصل کرنا شامل ہیں۔

پریزینٹیشن کے لیئے اداروں میں تیار ہونے والی مصنوعات کو ڈسپلے سینٹر میں فروخت کرنا جو کچھ صنعت زاروں کے ساتھ مسلک ہیں۔

إن اداروں میں بہت سی مہارتیں کی تربیت دی جاتی ہے جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔
سلامی، کٹنگ، کڑھائی، پینٹنگ، ننگ، مشین، ڈیزائنگ، کمپیوٹر، ڈرائیونگ، لیدر و رک اور بیویٹیشن، فلاور میکنگ اور ٹیکسٹائل کونسلنگ وغیرہ شامل ہیں۔
کمیونٹی ڈولپمنٹ پروجیکٹس:-

محکمہ نے پنجاب بھر میں عوام کی خدمت کے لیئے کمیونٹی کے مختلف ترقیاتی منصوبے شروع کیے ہیں۔ اس میں دیہی برادری کے ترقیاتی منصوبے (آر-سی-ڈی-پی) (Rural Community Development Project) اور شہری برادری کے ترقیاتی منصوبے (Urban Community Development Projects) UCDPs شامل ہیں۔
پنجاب کے مختلف اضلاع میں 136 کی تعداد میں قائم ہوئے ہیں۔ NGOs کی رجسٹریشن کے لیئے UCDS اور RCDs راہنمائی فراہم کرتے ہیں اور ان کی ماہانہ کارکردگی جا نچتے ہیں۔

دیوار احساس اور احساس راشن رعایت پروگرام کو بھی انہیں پروجیکٹ کا حصہ بنایا گیا ہے احساس راشن رعایت پروگرام کے تحت کریانہ سٹور مالکان کی رجسٹریشن کروائی گئی ہے جس کی بدولت صارفین کو آٹا، گھی، چینی کی خریداری پر 2000 کاریف دیا گیا ہے۔
ساماجی بہبود اور بیت المال رضا کارانہ سو شل ویلفیر ایجنسیز 1961ء کے آرڈیننس کے تحت NGOs کو رجسٹرڈ کرتا ہے۔ اس وقت محکمے کے ساتھ 3074 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔ جو کہ مختلف شعبوں میں مل چکی ہے، وہیں ویلفیر، ہیلتھ ایجوکیشن اور دیگر سماجی شعبوں میں خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ محکمے نے نئی این جی اوز کی آن لائی رجسٹریشن کا آغاز کیا ہے۔ جوشاعیت، پراثر اور بہتر انتظام کے فلسفے پر مبنی ہے۔

پناہ گاہیں (مسافرخانہ)

سابق وزیر اعظم عمران خان کے ویژن کے تحت پنجاب حکومت نے 2017 میں پناہ گاہ کے قیام کے لیئے پہلی کی۔ ابتدائی طور پر 5 پناہ گاہیں تعمیر کی گئی اور بعد میں 8 نئی پناہ گاہیں قائم کی گئی۔ LOS اچھرہ، جگوتہ، کوٹ خواجہ سعید، سپتال، بندروڑ، جوہر ٹاؤن، شاہدرہ، بی بی پاک دامن، علی کمپلکس لاہور میں واقع ہیں۔ اور ایک تو نسہ شریف میں قائم ہے۔
محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام لاہور اور تو نسہ شریف میں پناہ گاہیں مکمل طور پر فعال ہیں۔ ان پناہ گاہیں میں روزانہ اوسط 500 لوگ قیام کرتے ہیں۔

ان مسافرخانوں (پناہ گاہوں) میں مندرجہ ذیل سہولیات دی جاتی ہیں جن میں رات کا قیام، تمام رہائشیوں کے لیے طبی سہولت، پینے کا صاف پانی، روزانہ کی بیاد پر ناشتا اور رات کا کھانا ان تمام پناہ گاہوں میں Sops covid 19 کا ختنی سے خیال رکھا جاتا ہے۔

پناہ گاہ میں کام کرنے والے تمام عملے کو ملازمین کی حفاظت کے لیئے PPES فراہم کیے گئے ہیں۔ SPO NGOs کے تعاون سے تمام پناہ گاہوں میں خود کار ہاتھ دھونے کا بتوحہ نصب کیا گیا ہے۔ ڈس انسپکشن مائیں کے ساتھ ڈس انسپکشن سپرے مشینوں کی فراہمی اور تمام رہائشیوں کی طبی جانچ کی جاتی ہے۔

پناہ گاہ میں قیام کرنے والے مکین اپنے بچوں کو ساتھ رکھنے کے اہل ہونگے۔ عمر کے لحاظ سے ماں باپ کے ساتھ الگ الگ حصوں میں رہائش کر سکیں گے۔

بوڑھے اور معذور افراد کے بستر مخصوص ہوتے ہیں اور پناہ گاہ صرف رات کے قیام کے لیئے ہے۔

میڈیکل سوشل سرویسز یونیٹس:-

میڈیکل سوشل سرویسز یونیٹس (MSSU) خاص طور پر نادار اور ضرورت مندوں مریضوں کے لیئے قائم کیے گئے ہیں۔ پنجاب میں قومی سطح کے ہسپتالوں DHQs اور THQs میں کل 110 میڈیکل سوشل سرویسز کے منصوبے کام کر رہے ہیں۔

ایم ایس ایس یو (MSSU) ہیلتھ و پلیفیر کمیٹی اور پیشند و پلیفیر سوسائٹی کے ذریعے غریب مریضوں کو مالی امداد فراہم کر رہے ہیں۔

ہیلتھ و پلیفیر کمیٹیاں ملکہ زکوٰۃ کے قوانین کے تحت کام کر رہی ہیں اور زکوٰۃ کے فنڈ زمکنہ زکوٰۃ کی طرف سے مختص کیے جاتے ہیں۔ فنڈ ز کا حساب ہسپتال کے کل (انڈو اور آؤٹ ڈور) مریضوں کے لیئے کیا جاتا ہے۔ مریضوں کو چھ ماہ کے لیئے میڈیکل سوشل پلیفیر آفیسر کے دفتر میں رجسٹر ڈ کیا جاتا ہے۔

پیشند و پلیفیر سوسائٹی (PWS) ایک رجسٹرڈ NGO ہے جو تحریک حضرات کی مدد سے ضرورت مند مریضوں کے لیئے فنڈ کا انتظام کرتی ہے۔ PWS اپنا کاؤنٹ بھی رکھتا ہے جو عطیات پر مبنی ہے۔

میڈیکل سوشل سرویس میں مندرجہ ذیل خدمات شامل ہیں۔ غریب، نادار، معذور مریضوں کا خیال، مصنوعی اعضاء کی فراہمی، ہیلتھ و پلیفیر کمیٹی اور پیشند و پلیفیر سوسائٹی کے ذریعے غریب مریضوں کے لیئے ادویات اور مالی امداد روزگار کے حصول میں مریضوں کی مدد مریضوں کے مسائل کے سلسلے میں ڈاکٹروں سے رابطہ، ضرورت مند مریضوں کے لیئے خون کے عطیہ کا انتظام، مشاورت اور راہنمائی وغیرہ جیسی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

PROVINCIAL COUNCIL FOR REHABILITATION DISABLE PERSONS (PCRDP)

اس کوسل کا مقصد صوبے بھر کے معدور افراد کی登記 لیشنا اور جائزہ لینا ہے۔ معدور افراد (روزگار و بحالی) آرڈیننس حکومت پاکستان کی طرف سے 1981ء میں جاری کیا گیا تھا۔ اس آرڈیننس کے تحت معدور افراد کی بحالی کے لیے قومی کوسل قائم کی گئی تھی 18 دیں ترمیم کے بعد معدور افراد (روزگار و بحالی) آرڈیننس 1981ء کو معدور افراد (روزگار و بحالی) ترمیمی ایکٹ 2012 کے تحت نافذ کیا گیا اس ایکٹ کے تحت معدور افراد کی ترقی کے لیے دوستی اپ پر کام کر رہے ہیں پہلا ڈسٹرکٹ اسمنٹ بورڈ (D A B) اور دوسرا ڈسٹرکٹ ریہبیلیشن اینڈ ٹریننگ سکیشن (RTC) نے ڈسٹرکٹ اسمنٹ بورڈ (DAB) کا کام معدور افراد (روزگار و بحالی) آرڈیننس 1981ء کے سکیشن (PCRDP) نے معدور افراد کی نوعیت اور حد کا اندازہ لگانے کے لیے پنجاب کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ اسمنٹ بورڈ قائم کیے ہیں۔ معدوری کے شفیقیت جاری کرنا بھی ان کی ذمہ داری ہے۔ یہ بورڈ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر (DHQ) ہسپتاں میں کام کر رہے ہیں۔

رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ اسمنٹ بورڈ درخواست دہندگان کی تعداد بنیاد پر ہفتہ وار اپندرہ وار اماہانہ اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ پنجاب میں رہنے والا کوئی بھی شخص جو معدوری کا شکار ہے۔ وہ متعلقہ ضلع کے ڈسٹرکٹ آفیسر (سوشل ویلفیر) کے ذریعے تشخیص اور رجسٹریشن کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ وہ اب گھر بیٹھے معدوری شفیقیت کے لیے آن لائن درخواست سکتا ہے۔ ڈسٹرکٹ بحالی اور تربیتی سکیشن (DRTC) معدور افراد (روزگار و بحالی) آرڈیننس 1981ء کے سکیشن 9 کے تحت پنجاب کے اضلاع میں معدور افراد (PWDs) کے لیے کام کر رہی ہیں۔ وہ معدور افراد جن کو کام کرنے کے لیے موزوں قرار نہیں دیا جاتا DRTC معدوری کا تعین کر کے اور معدوری کی نوعیت کو مدد نظر رکھتے ہوئے ان کی بحالی کے لیے مناسب اقدام کرتا ہے۔ معدور افراد جن کی تشخیص (DAB) نے کی ہے اور انہیں کام کے لیے موزوں قرار نہیں دیا گیا جنکی آدمی کا کوئی معقول ذریعہ نہیں وہ بحالی کے متبادل طریقوں کے حق دار ہیں DRTC ان افراد کی بحالی اور روزگار کا انتظام کرنے جیسی سہولیات دیتی ہے تاکہ انہیں خود مختار بنایا جائے اور وہ معاشرے کے معتبر شہری بن سکیں۔ معدوری سٹفکیش جاری کرنے کے لیے اب تحصیل کی سطح تک T.DAB شروع کروائے گئے ہیں۔

ان سہولیات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔ مفت طبی سہولت، مفت طبی اعضا کی فراہمی، مفت وہیل چیز، ہیرنگ ایڈز وغیرہ کی فراہمی پرائیویٹ اسٹیلشمنٹ وغیرہ کے ذریعے روزگار کے موقع۔ نیزاپیشل کونیس الاؤنس برائے سرکاری ملازمین 2000 سے بڑھا کر 6000 کر دیا گیا ہے۔ خصوصی افراد کو بسوں، ریلوے اور فضائی سفر میں 50% رعایت کی بھی سہولت حاصل ہے۔ محکمہ سماجی بہبود نے حال ہی میں (DPMIS) شروع کیا ہے۔ (DPMIS) ڈس ایبل پرسنر میجنمنٹ انفارمیشن سسٹم نے اپریل 2022 سے آن لائن رجسٹریشن کی سہولت دینا شروع کر دی ہے۔ سرکاری ونجی سطح پر مختلف شعبوں میں ملازمتوں کے ڈیٹا میں کو 3% معدور افراد کو رکھنا اور صوبائی کوسل میں معدور افراد کے پرانے ریکارڈ کو ڈیجیٹائز کرنا شروع کر دیا ہے۔ DPMIS کے ذریعے معدوری کی اب گھر بیٹھے آن لائن تصدیق، رجسٹریشن، ڈیجیٹائز اور ٹیکنیکیت کے لیئے درخواست دینے کی سہولت بھی موجود ہے۔ حکومتِ پنجاب نے معدور افراد کی فلاں و بہبود کے لیئے ایک نیا ایکٹ متعارف کروایا ہے۔ جس کا نام پنجاب ایمپاورمنٹ آف پرسن ڈس ایبلٹیز ایکٹ ہے۔ یہ ایکٹ 19 دسمبر 2022 کو نافذ کیا گیا ہے جس میں معدور افراد کے تعلیمی و طبی حقوق، سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا حق اور جائیداد جیسے حقوق کی بات کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ صوبائی سطح پر معدور افراد کی فلاں و بہبود کے لیئے ایک کوسل کی تشکیل بھی کی گئی ہے جو ضلعی سطح پر کام کرنے والے ڈسٹرکٹ ویلفیر اینڈ زیبٹیشن یونٹ کے تعاون سے معدور افراد کی بہتری و بحالی کے لیئے کام کرے گی۔

پنجاب بیت المال:-

بیت المال ایک عربی اصلاح ہے جس کا ترجمہ "پیسے کا گھر" یا "دولت کا گھر" کے طور پر لیا جاتا ہے۔ تاریخی طور پر ایک مالیاتی ادارہ تھا جو اسلامی ریاستوں، خاص طور پر ابتدائی اسلامی خلافت میں ٹیکسوس کے انتظام کا ذمہ دار تھا۔ لیکن گزرتے وقت کے ساتھ دوسرے اداروں کے قیام کے بعد بیت المال کا مقصد معاشرے کے غریب اور لپسمندہ طبقات کی بحالی اور تحفظ فراہم کرنا ہے۔

پنجاب بیت المال آرڈیننس 24 جنوری 1989ء کو جاری کیا گیا۔ اس کے بعد 30 مارچ 1991ء کو پنجاب بیت المال ایکٹ نافذ کیا گیا۔ پنجاب بیت المال ایکٹ 1991ء اور ایکٹ 1994ء میں ترمیم کی گئی اب پنجاب بیت المال 2003ء (ترمیم شدہ) کے تحت کام کرتا ہے۔ پورے صوبے پنجاب میں 39 کمیٹیاں قائم ہیں۔ ہر ایک ضلع میں ایک کمیٹی ہے جبکہ لاہور میں 4 کمیٹیاں ہیں اس سال 10 کروڑ کا بجٹ موجود ہے جو کہ اگلے مالی سال 23-2022 میں 50 کروڑ کر دیا گیا ہے۔

پنجاب بیت المال امداد کے چار بڑے فنکشن ہیں جن میں مالی امداد، میڈیکل گرانت، ایجوکیشن گرانت اور میر تج گرانت شامل ہیں۔ اس کے علاوہ غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کو مالی امداد اور فروغ بھی اس کے مقاصد میں شامل ہیں۔ ان اداروں حد درجہ استعداد بڑھانے اور ہر ممکن مالی اور تکنیکی امداد کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے پنجاب بیت المال سے ضرورت مند غیر سرکاری رفاقتی اداروں کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے اپنے بجٹ کا 15% حصہ بطور امداد فراہم کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے ضرورت مندارے اپنی درخواستیں مجوزہ مسئلکہ فارم پر اپنے ضلع کی ضلعی کمیٹی بیت المال کو دے سکتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات اور اُسوہ حسنہ کی روشنی میں بے سہارا ضعیف ولاچار اور معذور افراد بھی دوسروں کی طرح قابل احترام ہے۔ چناچہ مالی و سماجی مسائل کے شکار ایسے افراد کی وقت ضرورتوں کو کسی حد تک پورا کرنے کے لیے بیت المال سے ان کے لئے یک مشت مالی امداد کی سکیم شروع کی گئی ہے۔ ضلعی کمیٹی ایک ایسا نظام یا طریقہ کار وضع کرے گی جس کے تحت ہر درخواست گذار کے کوائف کی ایک سٹیڈنگ سیکرٹنی کمیٹی کے ذریعے ضلعی کمیٹی کے اجلاس سے پہلے ابتدائی جانچ پڑتاں کے بعد تمام درخواستوں پر بذریعہ ارکان کمیٹی چھان بین کر کے امداد کی منظوری اور چیک کا اجراء پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر تاریخ وصولی درخواست کے تین ماہ کے اندر کیا جائے گا۔ دوسرے نمبر پر نادر بیواؤں معذور ضعیف اور بے سہارا افراد کی درخواستوں کو اسی طریقہ کار کے مطابق نمائیا جائے گا۔ اور تیسرا نمبر پر ان درخواست گزاروں کو فوری اطلاع کر دی جائے گی جو واقعتاً غیر مستحق ہوتا کہ وہ بلا وجہ امداد کی منظوری کے انتظار میں نہ رہے۔ پنجاب بیت المال سے ان غریب خاندانوں کے بچوں کو تعلیمی اخراجات پورا کرنے کی غرض سے امداد مہیا کی جاتی ہے جو مالی مجبوروں کے پیش نظر بچوں کو تعلیم نہیں دلو سکتے یا جاری نہیں رکھ سکتے۔

غیری خاندانوں کو اپنی بچوں کے حوالے سے اپنی سماجی حیثیت کو برقرار رکھنے کی خاطرا کشوہ پیشتر مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے چناچہ نادر خاندانوں کو درپیش مالی مسائل کے ازالہ اور ان کی بچوں کی شادی کے اخراجات کا بوجھ کسی حد تک برداشت کرنے کی خاطر مالی امداد کی سکیم شروع کی گئی ہے۔

وہ افراد جو کسی بیماری میں بستلا ہو اور علاج کے کل یا اضافی اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہو تو ایسے مستحق اور غریب مریضوں کی مالی مدد بھی بیت المال فنڈ سے کی جاتی ہے۔ ضرورت مندار مرض ضلعی بیت المال کمیٹی سے رجوع کر کے مسئلکہ مجوزہ فارم پر درخواست دے کر امداد حاصل کر سکتے ہیں۔

